

تجريد صحاح ستہ کی عصری معنویت

Abstract Contemporary Meaning of Sihah Sitta

Dr. Ahmad Raza

Post-Doctoral Fellow, IRI, IIU Islamabad

Dr. Muhammad Karim Khan

Post-Doctoral Fellow, IRI, IIU Islamabad

Dr. Muhammad Sarwar

Post-Doctoral Fellow, IRI, IIU Islamabad

Received on: 01-07-2023

Accepted on: 03-08-2023

Abstract

In today's era, work on abstraction of Sihah Sitta is necessary. Imams Sihah Sitta mention the same hadith multiple times under different chapters and issues, thus some hadiths are narrated eight or ten times or even more. Mentioning the traditions of the imams of hadith several times, although it is based on evidence and reasoning, it is also necessary for deriving problems, but this matter is a cause of difficulty for all students of hadith and sometimes researchers too. Therefore, abstraction is needed for sihah hadiths. The work that has been done before this with reference to abstracting Hadith Sihah Sitta is mostly in Arabic language, thus translation into Arabic as well as Urdu language is probably the first attempt. The number of hadiths and works included in Sihah Sitta is (471, 34), while after abstracting, this number is (9400). In this way, the collection of the decrees of the Prophet (peace and blessings of Allah be upon him) that has been conveyed to the Ummah by these most reliable muhaddiths should be easy to study. will go. The work of abstracting Sihah Sitta is for ordinary Muslims instead of scholars and researchers, because direct study of Sihah Sitta is more useful for scholars and researchers, however, this abstract is useful for scholars and researchers who lack time. Will be. This abstraction will be very useful for the teachers and students of hadith, because it will make the study of the hadiths of Sihah Sitta easier, because there is a thirst for knowledge in the prevalent study without understanding. Through this abstraction, it will be possible to study all the hadiths of Sihah Sitta in a short time.

Key Words: Abstract, Sihah Sitta, Modern Era

ابتدائیہ

حضور رحمت عالم ﷺ نے اپنی تمام عمر اپنے صحابہ کرام اور اپنے امتیوں کی ہدایت و راہنمائی فرماتے ہوئی گزاری اور جب اس دنیا سے وصال فرمایا، تو بھی امت کو ہدایت و راہنمائی کے دوسرے چشمے عطا فرمائے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”ترکت فیکم امرین لن تضلوا اما تمسکتہم بہما: کتاب اللہ وسنة نبیہ“^۱

میں تم میں دو چیزیں چھوڑے جا رہا ہوں، جب تک تم ان دونوں کو تھامے رکھو گے، گمراہ نہ ہو گے (وہ دو چیزیں ہیں) اللہ کی کتاب اور سنت نبی ﷺ یعنی حدیث۔

میرے بعد میری لائی ہوئی کتاب اللہ اور میری سنت میری قائم مقام ہوں گی امت جب تک ان کو مغبوطی سے تھامے رہے گی گمراہیوں سے محفوظ اور راہ ہدایت پر مستقیم رہے گی، قرآن اور حدیث دو ایسے مجموعے ہیں جن سے مسلمانوں کو اپنی تعلیمی، معاشرتی، سیاسی، معاشی، مذہبی، ثقافتی غرضیکہ زندگی کے ہر پہلو کے متعلق رہنمائی ملتی ہے، پھر اسی رہنمائی کی روشنی میں مسلمانانِ عالم دنیا و آخرت کی کامیابی کا سفر طے کرتے ہیں، اس طرح قرآن کے بعد احادیث رسول؛ شریعت اسلامیہ کا دوسری بنیادی ماخذ ہیں، کتب احادیث میں صحاح ستہ کو جو مقام حاصل ہے، وہ کسی تعارف کا محتاج نہیں، کیونکہ تقریباً پچھلی بارہ (12) صدیوں سے یہ کتب مروج ہیں، اور ہر دور کے اسلامی نظام تعلیم (مدارس، جامعات، کالج، سکول) کے نصاب کا لازمی حصہ ہیں۔

تجريد ایک عمل ہے جس میں کسی بڑے مواد، دستاویزات، مضامین، یا کسی دوسرے مواد کو خلاصہ کر کے اہم ترین نکات یا موضوعات کو ایک مختصر اور مخصوص مضمون میں تبدیل کیا جاتا ہے جو زیادہ قابل فہم ہوتا ہے اور وہ نکات شامل کیے جاتے ہیں جو اہم ہوتے ہیں، تجريد کے ذرائع مختلف ہو سکتے ہیں، جیسے کہ کتب، رپورٹس، مضامین، خبریں وغیرہ کو خلاصہ کرنا، تجريد کے عمل میں، عموماً مختصر لفظ، جملے یا خلاصے استعمال کئے جاتے ہیں جو بڑے مضمون کو مختصر طور پر اظہار کرتے ہیں۔ اس کا مقصد زیادہ وقت بچانا ہوتا ہے اور ضروری معلومات کو آسانی سے حاصل کرنا ہوتا ہے، یہ ایک اہم تحقیقی اور مطالعے کا عمل ہے جو مختلف علوم میں استعمال ہوتا ہے۔

تجريد کی اہمیت:

1. وقت کی بچت: تجريد کرنے سے لکھائی کو مختصر بنایا جاسکتا ہے، جس سے قارئین کو وقت کی بچت ہوتی ہے۔ اہم معلومات کو بنیادی حقائق کے ساتھ مختصر طور پر پیش کیا جاسکتا ہے۔
2. نتائج کی وضاحت: تجريد کے ذرائع سے، تحقیق کے نتائج کو مختصر اور واضح طور پر بیان کیا جاسکتا ہے۔ اہم تحقیقی نتائج کو اہم نقاط پر مرتب کر کے، پڑھنے والوں کو سمجھنے میں آسانی پیدا ہوتی ہے۔
3. موثر تبلیغ: اکثر موضوعات میں، مخاطبین کا دھیان اختیار کرنا مشکل ہوتا ہے۔ تجريد کے ذرائع سے، آپ اپنے موضوع کو مختصر اور اثر بخش طریقے سے پیش کر سکتے ہیں۔
4. مطالعہ کرنے والے کیلئے آسانی: تجريد، اختصاری لکھائی کی شکل میں ہوتی ہے جو موضوع کی مفہومیت اور تفہیم میں مدد فراہم کرتی ہے۔
5. تحقیقی کام کی تلاش: بڑے بڑے علماء اور محققین کے تحقیقات کے نتائج کو بڑے حجم کے لکھائیوں میں بیان کرنا ممکن نہیں ہوتا۔ ان تحقیقات کو تجريد کر کے، ان کے اہم تجزیات اور نتائج کو عمومی دستیابی میں لاتے ہیں۔

تجريد صحاح ستہ کی ضرورت:

ائمہ صحاح ستہ ایک ہی روایت کو مختلف ابواب و مسائل کے تحت متعدد بار ذکر کرتے ہیں، اس طرح بعض روایات آٹھ یا اس سے بھی زائد بار مروی ہیں، ائمہ حدیث کا متعدد بار روایات ذکر کرنا، اگرچہ اسناد و استدلال کی بناء پر ہے، یہ استنباط مسائل کے لیے ضروری بھی ہے، لیکن یہ امر حدیث کے تمام طلباء اور بعض اوقات محققین کے لیے بھی دشواری کا باعث ہے۔ اس لیے احادیث صحاح کے لیے تجرید کی ضرورت ہے، اس سے پہلے احادیث صحاح ستہ پر تجرید کے حوالہ سے جو کام ہوا ہے، وہ زیادہ تر عربی زبان میں ہے۔

صحاح ستہ میں شامل احادیث و آثار کی تعداد (34، 471) ہے، جبکہ تجرید کے بعد یہ تعداد (9400) ہے، اس طرح فرامین رسول ﷺ کا جو ذخیرہ ان معتبر ترین محدثین کے ذریعہ امت تک پہنچا ہے، اس کا مطالعہ آسان ہو جائے گا، تجرید صحاح ستہ کی یہ کاوش عربی بمعہ اردو ترجمہ عوام الناس اور اردو دان طبقہ کے لیے ہے، کیونکہ عام اردو دان طبقہ کے لیے پوری صحاح ستہ کا مطالعہ بہت مشکل ہے، جبکہ اس مجموعہ تجرید سے یہ کام ان کے لیے انتہائی آسان ہو جائے گا، تجرید صحاح ستہ کا کام علماء و محققین کی بجائے عام مسلمانوں کے لیے ہے، کیونکہ علماء اور محققین کے لیے صحاح ستہ کا براہ راست مطالعہ ہی زیادہ مفید ہے، البتہ جن علماء و محققین کے پاس وقت کی کمی ہے، ان کے لیے یہ تجرید مفید ثابت ہوگی، یہ تجرید دورہ حدیث کے اساتذہ و طلباء کے لیے انتہائی مفید ہوگی، کیونکہ اس کے ذریعہ سے صحاح ستہ کی احادیث کا مطالعہ آسان ہوگا، کیونکہ مروجہ بلا استیعاب مطالعہ میں علمی تشنگی باقی رہ جاتی ہے، یہ کمی انشاء اللہ اس تجرید سے پوری ہو جائے گی، اس تجرید کے ذریعہ سے صحاح ستہ کی تمام احادیث کا تھوڑے وقت میں مطالعہ ممکن ہو سکے گا۔

سابقہ تحقیقی کام کا جائزہ:

علامہ ابو عبد اللہ محمد بن جعفر کتانی نے اپنی کتاب ”الرسالة المستطرفة لبیان مشہور کتب السنة المشرفة“ میں کتب تجرید کے حوالہ سے الگ باب قائم کیا ہے، اور اس میں کتب احادیث صحاح ستہ پر ہونے والے تجریدی کام کو ذکر کیا ہے، علامہ کتانی نے اس باب میں حسب ذیل نو (9) کتب کا ذکر کیا ہے:

- 1- مشارق الانوار النبویة فی صحاح الاخبار المصطفویة از امام محمد بن حسن صاغانی (م: 650ھ)
- 2- الجمع بین الصحیحین: از امام ابو عبد اللہ محمد بن ابی نصر فتوح حمیدی (م: 488ھ)
- 3- الجمع بین الصحیحین: از امام حافظ ابو محمد عبد الحق بن عبد الرحمن ازدی الشیبلی (م: 581ھ)
- 4- تجرید الصحاح: از امام ابو الحسن رزین بن معاویہ اندلسی سرسقطی (م: 534ھ)
- 5- جامع الاصول فی الحدیث الرسول: از مجددین ابو سعادت مبارک بن محمد بن اثیر جزری (م: 544ھ)
- 6- تیسر الاصول الی جامع الاصول: از امام وجیہ الدین عبد الرحمن بن علی زبیدی (م: 944ھ)
- 7- تجرید جامع الاصول: از امام محمد طاہر قسطنطینی ہندی صدیقی (م: 986ھ)

- 8- جمع الفوائد من جامع الاصول وجمع الزوائد: از امام محمد بن محمد بن سلیمان سوسی مغربی (م: 1094ھ)
- 9- الانوار المصباح فی الجمع بین الصحاح السبعة: از ابو عمرو تقی الدین عثمان ابن صلاح شہر وزی (م: 1245ھ)۔²
- کچھ عصری کتب تجرید بھی ہیں، ان کی تعداد چھ (6) کے قریب ہے، ان کے نام حسب ذیل ہیں:
- 10- مختصر صحیح مسلم: از امام ذکی الدین ابو محمد عبد العظیم بن عبد القوی منذری (م: 656ھ)
- 11- المفہم لما اشکل من تلخیص کتاب مسلم: از امام ابو العباس احمد بن عمر بن ابراہیم قرطبی مالکی (م: 656ھ)
- 12- مختصر صحیح مسلم: از امام ابو زکریا یحییٰ بن شرف نووی (م: 676ھ) ("مشیحہ" ابن عساکر، ج 1، ص 60)
- 13- مختصر صحیح بخاری: از شیخ محمد ناصر الدین سلفی نجدی (م: 1420ھ)
- 14- مختصر صحیح مسلم: از شیخ محمد ناصر الدین سلفی نجدی (م: 1420ھ)
- 15- مختصر الکتاب الخمسة: از ڈاکٹر طالب الرحمان سلفی نجدی (بقید حیات)

کتب تجرید کا منہج و اسلوب:

مذکورہ بالا کتب تجرید میں سے پانچ کتب (تجرید الصحاح، جامع الاصول فی الحدیث الرسول، جمع الفوائد من جامع الاصول وجمع الزوائد، الانوار المصباح فی الجمع بین الصحاح السبعة، مختصر الکتاب الخمسة) کا تعلق کتب صحاح ستہ یا اکثر کتب صحاح سے ہے، جبکہ باقی کتب ایک یا دو کتب کی تجرید یا کتب تجرید کا ہی خلاصہ ہیں، اس طرح مذکورہ بالا پانچ کتب ہماری تحقیق سے متعلق ہیں، اس لیے ان پانچوں کا تعارف اختصاراً بیان کیا جاتا ہے۔

تجرید الصحاح:

ابن اثیر تجرید الصحاح کے متعلق اپنی تالیف جامع الاصول کے مقدمہ میں فرماتے ہیں:

"انہی اصحاب تجرید کے نقش قدم پر چلنے والوں میں سے آخر شخصیت ابو الحسن رزین بن معاویہ العبدری ہیں، آپ نے صحیحین کے ساتھ موطا امام مالک، جامع ترمذی، سنن ابی داؤد اور سنن نسائی کی تجرید کی اور اپنی کتاب کو مسانید کی بجائے ابواب پر مرتب کیا ہے۔"³

امام رزین بن معاویہ نے اپنی تالیف میں ابواب کی ترتیب صحیح بخاری کے ابواب کے مطابق رکھی ہے، مؤلف کے صنیع سے معلوم ہوتا ہے کہ انہوں نے صحیح بخاری کو بنیاد بنا کر اولاً اسی کی تجرید کی ہے، مؤلف نے اپنی تجرید میں بہت سے ایسے اضافات نقل کیے ہیں، جن کی اصل صحاح ستہ میں کہیں نہیں ملتی، ان اضافات کے بارے میں علماء کے مختلف اقوال ہیں:

چنانچہ ابن اثیر صاحب جامع الاصول ایک حدیث کے تحت فرماتے ہیں:

"باوجودیکہ (رزین بن معاویہ کی) کتاب کا موضوع صحاح ستہ کی احادیث کی تجرید و جمع آوری ہے، لیکن جب رزین کو یہ حدیث صحاح ستہ میں نہیں ملی، تو انہوں نے اپنی تالیف کو جامع بنانے کے لیے کہیں (غیر معروف مقام) سے ذکر کر دی ہیں۔ لہذا یہ حدیث تجرید الصحاح میں

موجود ہے لیکن صحاح ستہ سے مجھے کسی کتاب میں نہیں ملی۔ مزید برآں حدیث مذکور مطعون فیہ ہے۔“⁴

شیخ شوکانی ایک حدیث پر کلام کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

”مذکورہ حدیث پر طویل کلام کرنے کا سبب اس حدیث کا رزین بن معاویہ کی تجرید الصحاح میں موجود ہونا ہے، بلاشبہ رزین نے اپنی کتاب میں ان واقعات اور موضوعات کا ذکر کیا ہے جو گمنام (غیر معروف) ہیں۔ معلوم نہیں انہوں نے یہ کہاں سے ذکر کئے ہیں۔ ان کے بعد صاحب جامع الاصول سے بھی یہی تسامح ہوا، کہ انہوں نے ان اضافات کو اپنی تالیف میں جگہ دی اور سوائے چند مقامات کے اکثر مقامات پر ان روایات کے غیر صحیح ہونے کی نشاندہی بھی نہیں کی۔“⁵

شیخ ابن تیمیہ ایک رافضی کے موقف کے رد میں فرماتے ہیں:

”فصل رافضی اپنی 17 ویں دلیل بیان کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کے فرمان ”الذین امنوا وھاجر وواجدوا فی سبیل اللہ باموالھم و انفسھم اعظم درجۃ عند اللہ۔۔۔ الخ“ کے تحت لکھتا ہے کہ (یہ آیت حضرت علی کے بارے میں نازل ہوئی جب حضرت طلحہ بن شیبہ اور عباس نے آپ کے مقابلے میں فخر (تفاخر) کیا۔ اور یہ آیت حضرت علی کے علاوہ کسی اور صحابی کے لیے نہیں نازل ہوئی۔ آپ ہی افضل الصحابہ ہیں۔ لہذا آپ ہی امام ہیں۔) رافضی کا موقف ذکر کرنے کے بعد ابن تیمیہ فرماتے ہیں: اس موقف کے رد میں پہلی بات تو یہ ہے کہ مذکورہ روایت کی صحت مطلوب ہے، کیونکہ رزین نے اپنی کتاب میں بہت سی ایسی اشیاء/روایت نقل کر دی ہیں، جن کا صحاح ستہ میں کوئی وجود نہیں۔“⁶

شیخ ابن تیمیہ ایک حدیث کے تحت تحریر کرتے ہیں:

یہ حدیث رزین بن معاویہ نے اپنی جامع میں نقل کی، اور ان کے بعد ابن اثیر نے اپنی جامع الاصول میں نقل کی ہے، لیکن دونوں حضرات نے اس حدیث کو اہل اسلام کی کتب احادیث میں سے کسی کتاب کی طرف منسوب نہیں کیا۔۔۔ اس طرح کی کتب میں موضوع احادیث بھی پائی جاتی ہیں۔ لہذا احکام شریعت کے معاملے میں ان کتب پر اعتماد جائز نہیں ہے۔“⁷

ابن اثیر کے بقول رزین بن معاویہ نے بہت سی ایسی احادیث کو اپنی جامع میں اختصار کے پیش نظر یا کسی اور وجہ سے ذکر نہیں کیا، حالانکہ ان کے عدم ذکر کی کوئی وجہ نہ تھی۔

جامع الاصول فی احادیث الرسول:

جامع الاصول فی احادیث الرسول کا تعارف:

علامہ ابن اثیر کی مشہور کتاب ہے، اس میں انہوں نے صحاح ستہ کی روایتوں کو جمع کیا ہے، جیسا کہ ابن خلکان (م 681ھ) نے اس کی وضاحت کی ہے، جامع الاصول سے پہلے امام رزین بن معاویہ نے بھی اس نہج پر ایک کتاب لکھی تھی مگر ابن اثیر کی جامع الاصول زیادہ جامع اور مستند ہے۔“⁸

علامہ عبد الرحمن بن علی المعروف ابن ربیع الشیبانی (م 944ھ) تحریر کرتے ہیں:

میں قدیم و جدید ائمہ فن کی اکثر کتب حدیث سے واقف ہوں مگر مجھ کو جامع الاصول سے زیادہ جامع اور عمدہ کتاب کوئی نظر نہیں آئی مصنف نے اس کو بڑی خوبی اور عمدہ ڈھنگ سے مرتب کیا ہے، اور یہ گونا گوں فوائد پر مشتمل ہے۔⁹

علامہ ابن اثیر نے جامع الاصول کو مسانید کی بجائے ابواب پر مرتب کیا ہے اور ابواب کو معانی کے لحاظ سے مرتب کہا ہے، علامہ ابن اثیر سے اس کتاب میں یہ طریقہ اختیار کیا ہے:

1- جو حدیث کسی ایک معنی پر دلالت کرتی ہے، اس کو اس کے باب میں جمع کیا ہے اور جو حدیث کسی ایک معنی پر مشتمل ہے، اس کو علامہ ابن اثیر نے آخر میں ایک مستقل باب میں داخل کیا ہے، جس کا نام انہوں نے کتاب اللواحق رکھا ہے۔

2- اسانید کو حذف کر کے روات میں صرف صحابی کے نام پر اکتفاء کرتے ہیں، الا یہ کہ صحابی کے نام کے علاوہ کسی اور راوی کے ذکر کی طرف احتیاج ہو۔

3- صحاح ستہ میں سے صحیح بخاری و صحیح مسلم کے لیے امام ابو عبد اللہ الحمیدی کی صحیحین پر اعتماد کرتے ہیں اور باقی کتب اربعہ کی احادیث ان کے اصول یعنی امہات الکتب سے نقل کرتے ہیں۔

4- متفق المعنی اور مختلف الالفاظ احادیث میں صحیح بخاری و صحیح مسلم کے الفاظ کو ضبط کرتے ہیں، اور دیگر کتب اربعہ کے الفاظ کو صحیحین کی روایت کے ہمراہ نقل کرتے ہیں، یہی طریقہ دیگر کتب اربعہ میں الفاظ کی زیادتی اور تفصیل کی صورت میں اختیار کرتے ہیں۔
جمع الفوائد من جامع الاصول و مجمع الزوائد:

”جمع الفوائد“ کے مصنف شیخ محمد بن محمد بن سلیمان بن الفاسی بن طاہر السوسی الرودانی المغربی ہیں۔ ”آپ 1037ھ میں السوسی (مراکش) کے مضافات میں تارودنت نامی گاؤں میں پیدا ہوئے، آپ مراکش کے جید عالم، محدث، فقیہ اور ادیب تھے، آپ علوم اسلامیہ کے جامع اور ماہر ہونے کے علاوہ حساب، فلکیات اور فلسفہ میں بھی یدِ طولی رکھتے تھے۔ آپ نے حصول علم کے لیے دور دراز ممالک شام، حجاز اور مصر وغیرہ کے اسفار بھی کیے۔ مکہ مکرمہ میں آپ نے طویل عرصہ علوم نبوت کی تدریس فرمائی۔ آپ نے 1094ھ میں دمشق میں وفات پائی اور جبل قاسیون کے قریب مدفون ہوئے۔

اس کتاب میں صرف احادیث رسول کو لیا گیا ہے، جبکہ آثار کو چھوڑ دیا گیا ہے، دو یاد سے زائد ہم معنی احادیث میں سے جامع حدیث کا انتخاب کر کے باقی احادیث کو حذف کر دیا گیا ہے، لیکن اگر دیگر احادیث میں کوئی ایسا اضافہ ہو جو منتخب حدیث میں موجود نہیں ہے، تو اس اضافے کو جامع حدیث کے ساتھ لاحق کر دیا گیا ہے یا اضافے پر مشتمل مکمل حدیث کو ہی ذکر کیا گیا ہے، اگر ایک ہی حدیث مختلف ابواب میں مذکور ہو، تو اسے موزوں ترین باب میں ذکر کر کے باقی ابواب سے حذف کر دیا گیا ہے، اگر جامع حدیث ایک سے زائد کتب میں مذکور ہو تو الفاظ صحیح ترین حدیث کے ذکر کرنے کے بعد، دیگر کتب کے حوالے پر اکتفاء کیا گیا ہے مجمع الزوائد، سنن دارمی، اور سنن ابن ماجہ میں ایسی احادیث جن کے روات میں سے کوئی راوی کذاب، مستم، متروک یا منکر ہو تو انہیں کالعدم سمجھتے ہوئے اپنی تالیف میں ذکر ہی نہیں کیا گیا، رجال حدیث پر

جرح و تعدیل کو بھی بالاختصار ذکر کیا گیا ہے، جو عموماً ذہبی کی الکشف اور ابن حجر عسقلانی کی تہذیب التہذیب اور تقریب التہذیب کے موافق ہے، احادیث پر باعتبار صحت و ضعف بھی حکم لگایا گیا ہے۔ چنانچہ جب کسی حدیث کے بارے میں ”فیہ ضعف“ کہا جائے گا، تو اس سے مصنف کی مراد سند حدیث میں بعض وجوہ سے ضعف کا پایا جانا ہے۔ جب کسی حدیث کے بارے میں کہا جائے گا ”فیہ لین“، تو مراد کسی راوی کے قبول و مردود ہونے میں اصحاب جرح و تعدیل کے مابین اختلاف پایا جانا ہے۔ اگر حدیث کے بارے میں حکم مذکور نہ ہو اور حدیث جامع الاصول میں سے بھی نہ ہو، تو مراد یہ ہے کہ حدیث مقبول، حسن یا صحیح ہے۔¹⁰

الانوار اللمعة فی الجمع بین الصحاح السبعة:

مصنف کا نام و نسب:

ابو عمرو تقی الدین عثمان بن عبد الرحمن بن عثمان بن موسیٰ بن ابی النصر الکردی الشسر و زی الشرخانی الشافعی ہے، ان کے والد کا لقب صلاح الدین تھا، اس لئے ابن الصلاح کے نام سے مشہور ہوئے۔

آپ شہر وز کے قریب اربل شامی عراق کے ایک گاؤں ”شرخان“ میں 577ھ بمطابق 1181ء کو پیدا ہوئے، اپنے گاؤں کی وجہ سے شرخانی کہلائے، لیکن زیاد مشہور نسبت شہر وزی ہے۔¹¹

وفات:

آپ بروز بدھ مورخہ 25 ربیع الآخر 643ھ بمطابق 1245ء علی الصبح فوت ہوئے، ظہر کے بعد آپ کی نماز جنازہ پڑھی گئی، اور باب النصر سے باہر مقابر صوفیہ میں دفن ہوئے۔¹²

اس کتاب کے بارے میں مؤلف ابن صلاح خود رقمطراز ہیں:

میں نے جب صحیح مسلم کو دیکھا تو اس کی احادیث تعداد میں باقی کتب صحاح میں سب سے زیادہ تھی، اور ترتیب و تنسیق کے اعتبار سے تمام کتب میں سب سے زیادہ خوبصورت تھی۔ اور میں نے طالبانِ علوم نبوت کو اس کتاب کی تحصیل و تعلیم میں سب سے زیادہ مشغول پایا، تو میں نے اس کتابِ عظیم کی احادیث کے استخراج کا عزم کیا، اور اس میں احادیث کے تکرار اور اسانید کو ختم کرنے کا آغاز کیا۔ اس مقصد کے لئے میں نے ایک ہی واقعہ یا حکم میں وارد ہونے والی احادیث کو جمع کر کے ان میں سے ایک سب سے جامع اور مکمل حدیث کا انتخاب کر کے دیگر اس مضمون کی احادیث میں سے ان اضافات کو جو جامع حدیث میں مذکور نہ تھے، منتخب جامع حدیث کے ساتھ لاحق کر دیا۔ اور پھر ان اضافات کو اصل (جامع) حدیث سے ممتاز کرنے کے لیے ”وفی روایات کذا“ جیسے الفاظ کو ان اضافات کے ہمراہ لکھا جبکہ خوف تطول کے باعث سند کو حذف کرنے کے ساتھ ساتھ اصل راوی کا نام بھی حدیث کی بجائے حاشیہ میں لکھا۔¹³

مختصر الکتاب الحمنہ:

یہ کتاب پروفیسر سید طالب الرحمن سلفی نجدی کی تالیف ہے۔ آپ راولپنڈی (پاکستان) میں قائم ایک اسلامی ادارے المعہد الاسلامی کے مدیر

(ڈائریکٹر) ہیں۔ اور مسلک الہدایت کے معروف عالم ہیں، الکتب الحسنیہ سے مراد صحیح مسلم، سنن ترمذی، سنن نسائی، سنن داؤد اور سنن ابن ماجہ ہیں، شیخ صاحب نے جمہور محدثین کے برعکس صحیح مسلم کے بعد سنن ترمذی، پھر سنن نسائی، پھر سنن ابی داؤد، اور پھر سنن ابن ماجہ کی ترتیب بیان کی ہے اور اسی منہج و طریق پر باقی تحقیق کی ہے، شیخ صاحب نے ترتیب کتب میں سنن نسائی کو تیسرے نمبر اور سنن ابی داؤد کو چوتھے نمبر پر ذکر کیا ہے، اس کتاب میں پہلے صحیح مسلم، پھر سنن ترمذی، پھر سنن نسائی، پھر سنن ابی داؤد اور پھر سنن ابن ماجہ کو تجرید کی اصل قرار دیا گیا ہے، فاضل محقق نے تجرید کے وقت دوسری کتب کے الفاظ مترادفہ یا مختلفہ کو ہلالین () میں ذکر کیا ہے، تمام احادیث کی تخریج بھی باب اور ارقام کے ساتھ کی گئی ہے، روایت کے ضعف کو بھی بیان کیا گیا ہے، اس بارے میں شیخ ناصر الدین البانی پر اعتماد کیا گیا ہے، محذوف احادیث کا حوالہ جامع حدیث کے تحت ذکر کرنے کی غرض سے تمام کتب کے لئے معروف رموز وضع کئے گئے ہیں، جو درج ذیل ہیں:

خ:	صحیح البخاری	م:	صحیح مسلم	ت:	سنن ترمذی
ن:	سنن نسائی	د:	سنن ابی داؤد	ج:	سنن ابن ماجہ

جن احادیث میں کسی امام کا تفرّد پایا، ان احادیث کو اسی کتاب میں رکھا گیا ہے، البتہ اگر صحاح خمسہ میں سے کسی کتاب میں حدیث کو زیادہ طویل پایا، اسی کو جامع قرار دیا، خواہ وہ غیر صحیحین میں سے ہو، ایک باب (موضوع) کی احادیث کو تمام کتب سے ایک مقام پر جمع کر دیا گیا ہے۔ مثلاً ایمان سے متعلقہ کتب خمسہ کی تمام احادیث کو کتاب الایمان کے تحت جمع کر دیا گیا ہے، اس طرح احادیث منسوخہ کے ساتھ ان کی نسخ احادیث کو بھی ذکر کیا گیا ہے، تاکہ قاری کے لئے احکام و معانی کے فہم میں آسان پیدا کی جاسکے، منتخب احادیث کے ساتھ احادیث محذوف کی اسناد بھی جمع کی گئی ہیں، تاکہ دیگر کتب کی احادیث میں کسی راوی کی وجہ سے کوئی ضعف پایا جائے، تو صحیحین کی سند سے وہ ضعف دور ہو کر دیگر کتب کی احادیث کا صحیح ہو نامعلوم ہو سکے۔

تجريد صحاح ستہ کی انفرادیت:

مذکورہ بالا کتب تجرید سے تجرید صحاح ستہ انفرادیت کی حسب ذیل چھ وجوہ سے ہے:

- 1- تجرید الصحاح اور جامع الاصول فی احادیث الرسول: یہ دونوں کتابیں کتب ستہ کی تجرید ہیں، لیکن ان صحاح ستہ میں سنن ابن ماجہ شامل نہیں ہے، بلکہ موطا امام مالک شامل ہے، جبکہ تجرید صحاح ستہ میں سنن ابن ماجہ شامل ہے، اور موطا امام مالک شامل نہیں ہے۔
- 2- مختصر الکتب الحسنیہ میں باقی پانچ کتابیں تو شامل ہیں، لیکن سب سے اہم کتاب صحیح بخاری شامل نہیں ہے، جبکہ تجرید صحاح ستہ میں صحیح بخاری شامل ہے۔
- 3- الانوار اللمعة فی الجمع بین الصحاح السبعة: یہ کتاب صحاح سبعہ کی تجرید ہے، جس میں صحاح ستہ کے ساتھ سنن دارمی بھی شامل ہے، اس کتاب سے تجرید صحاح ستہ چھ وجوہ سے منفرد ہے:

(الف) ترتیب تجرید:

الانوار الملعنی فی الجمع بین الصحاح السبعة میں ترتیب تجرید حسب ذیل ہے:

- | | | | |
|-----------------|---------------|---------------|-----------------|
| 1- صحیح مسلم | 2- صحیح بخاری | 3- جامع ترمذی | 4- سنن ابی داؤد |
| 5- سنن ابن ماجہ | 6- سنن دارمی | 7- سنن نسائی | |

جبکہ تجرید صحاح ستہ میں ترتیب تجرید درج ذیل ہے:

- | | | |
|---------------|--------------|-----------------|
| 1- صحیح بخاری | 2- صحیح مسلم | 3- سنن ابی داؤد |
| 4- جامع ترمذی | 5- سنن نسائی | 6- سنن ابن ماجہ |

اس طرح تجرید صحاح ستہ میں ایسی ترتیب کو مد نظر رکھا گیا ہے، جیسے جمہور ائمہ و محدثین نے اختیار کیا ہے، اور جسے تلقی بالقبول حاصل ہے۔

(ب) تحقیق و تجرید کے لیے بنیادی اصول:

امام ابن صلاح نے الانوار الملعنی فی الجمع بین الصحاح السبعة میں تجرید کی بنیاد صحیح مسلم پر رکھی ہے، جبکہ تجرید صحاح ستہ میں اس کی بنیاد صحیح بخاری ہے، اور جمہور محدثین نے صحیح بخاری کو ہی قرآن مجید کے بعد صحیح ترین کتاب مانا ہے، اس لیے تجرید صحاح ستہ میں بنیادی کتاب صحیح بخاری کو ہی قرار دیا گیا ہے۔

(ج) جامع حدیث کا انتخاب:

حافظ ابن صلاح نے بھی جامع حدیث کا انتخاب کیا ہے، اور تجرید صحاح ستہ میں بھی اسی اصول پر عمل کیا گیا ہے، لیکن حافظ ابن صلاح الفاظ مختلفہ کو ”وفی روایۃ کذا“ کہہ کر اضافہ کو لاحق کرتے ہیں، جبکہ تجرید صحاح ستہ میں پوری حدیث کو نقل کر دیا گیا ہے۔ اس طرح ہمارے اسلوب سے الفاظ کا سیاق و سباق معلوم ہوتا ہے۔

(د) مرفوع روایات اور آثار کا فرق:

حافظ ابن صلاح نے اکثر مرفوع روایات کو ہی موضوع بحث بنایا ہے، اور آثار کو بہت کم ذکر کیا ہے، جب کہ تجرید صحاح ستہ میں آثار کو بھی لیا گیا ہے۔

(ر) انتخاب حدیث کا فرق:

حافظ ابن صلاح نے صحاح سبعة کتب کی علیحدہ علیحدہ تجرید کی ہے، جبکہ تجرید صحاح ستہ میں چھ کی چھ کتب کو بیک وقت سامنے رکھتے ہوئے تجرید کی گئی ہے۔ اس طرح تجرید صحاح ستہ میں جامع حدیث کا انتخاب صحاح ستہ سے مجموعی طور پر کیا گیا ہے، جبکہ الانوار الملعنی فی الجمع بین الصحاح السبعة میں جامع حدیث کا انتخاب کتب سبعة سے فرداً فرداً کیا گیا ہے۔

(س) اجتماعی تحقیق:

حافظ ابن صلاح کی تجرید انفرادی کاوش ہے، جبکہ تجرید صحاح ستہ تحقیقاتی مجالس کی اجتماعی کاوش ہے۔ مذکورہ بالا چاروں کتب کا زیادہ تر فائدہ علماء و محققین کو ہی ہے، جبکہ تجرید صحاح ستہ عوامی نوعیت کا کام ہے، جس سے عام مسلمان بھی استفادہ کر سکتے ہیں۔ سابقہ تجرید کا کام عربی زبان میں ہے، جبکہ تجرید صحاح ستہ عربی کے ساتھ ساتھ اردو ترجمہ پر مشتمل ہے، اور عنقریب ہی اس کا انگریزی ترجمہ بھی شائع کر دیا جائے گا۔

تجريد شده احاديث کی باعتبار کتب تعداد:

کتب صحاح ستہ کی ہر کتاب کے اعتبار سے تجرید شدہ احادیث کی تعداد حسب ذیل ہے:

صحیح بخاری	صحیح مسلم
کل احادیث: 7563	کل احادیث: 7563
محذوف احادیث: 5396	محذوف احادیث: 6017
تجرید شدہ احادیث: 2167	تجرید شدہ احادیث: 1546
3- سنن ابی داؤد:	4- جامع ترمذی:
کل احادیث: 5274	کل احادیث: 3956
محذوف احادیث: 3052	محذوف احادیث: 2299
تجرید شدہ احادیث: 2222	تجرید شدہ احادیث: 1657
5- سنن نسائی:	6- سنن ابن ماجہ:
کل احادیث: 5774	کل احادیث: 4341
محذوف احادیث: 5056	محذوف احادیث: 3251
تجرید شدہ احادیث: 718	تجرید شدہ احادیث: 1090

تجريد شده احاديث کی مجموعی تعداد:

کتب صحاح ستہ کی تمام احادیث، محذوف اور تجرید شدہ کی تعداد حسب ذیل ہے:

کل احادیث: 471,34	محذوف احادیث: 25071
تجرید شدہ احادیث: 9400	

تجريد صحاح ستہ کا منہج و اسلوب:

تجريد صحاح ستہ کے لیے حسب ذیل منہج و اسلوب اپنایا گیا ہے:

- 1- تجريد صحاح ستہ کا موضوع تحقیق ”متن حدیث“ ہے۔
 - 2- اسناد کے حوالے سے ائمہ صحاح ستہ پر ہی اعتماد کیا گیا، اس لیے سند کو موضوع بحث نہیں بنایا گیا۔
 - 3- عربی متن میں اصل سند کو باقی رکھا گیا ہے۔
 - 4- کتب صحاح ستہ میں سے مکررات کو حذف کر کے ”جامع حدیث“ کا انتخاب کیا گیا ہے۔
 - 5- تمام کتب سے ”جامع حدیث کا انتخاب“ اس تحقیق کا بنیادی اصول ہے۔
 - 6- اگر ایک حدیث میں جامع مفہوم نہیں ملا، تو دو یا تین روایات کو بھی لے لیا گیا ہے۔
 - 7- تجريد کی تحقیق میں امام بخاری کی تعلیقات اور امام ترمذی کے فقہی مسائل کو چھوڑ دیا گیا ہے۔
 - 8- اگر متن حدیث کے الفاظ مترادف اور ہم معنی ہیں، تو صرف ایک حدیث لینے پر اکتفا کیا گیا۔
 - 9- اگر متن کے الفاظ مختلف المعنی ہیں، تو پھر دونوں روایات کو درج کر دیا گیا ہے۔
 - 10- تجريد کے لیے کتب صحاح ستہ کی ترتیب حسب ذیل ہے:
- | | | |
|---------------|--------------|-----------------|
| 1- صحیح بخاری | 2- صحیح مسلم | 3- سنن ابی داؤد |
| 4- جامع ترمذی | 5- سنن نسائی | 6- سنن ابن ماجہ |
- 11- تحقیق کے لیے سب سے پہلے مصدر اصلی صحیح بخاری، پھر صحیح مسلم، پھر سنن ابی داؤد، پھر جامع ترمذی، پھر سنن نسائی اور آخر میں سنن ابن ماجہ کو قرار دیا گیا۔
 - 12- ائمہ صحاح ستہ کی وہ روایات جو متن کے اعتبار سے منفرد ہیں، انہیں باقی رکھا گیا ہے۔
 - 13- کتاب ابواب ائمہ صحاح ستہ کے ہی لیے گئے ہیں، جو حدیث ذکر کی گئی ہے اس پر متعلقہ امام نے جو باب قائم کیا ہے، اس کو ہی باقی رکھا گیا ہے، اور متعلقہ کتاب کو بھی باقی رکھا گیا ہے۔
 - 14- جن احادیث کو حذف کیا گیا، ان کی تخریج دے دی گئی ہے، تاکہ محققین و علماء اگر اصل کی طرف رجوع کرنا چاہیں، تو آسانی ہو۔
 - 15- تخریج میں صحاح ستہ کو ہی مد نظر رکھا گیا ہے۔
 - 16- احادیث کے ارقام میں پہلے جدید مسلسل نمبر اور پھر قوسین () میں صحاح ستہ کا نمبر دیا گیا ہے۔
 - 17- ابواب کے نمبر نئی ترتیب سے لکھے گئے ہیں۔

کنز الایمان سوسائٹی لاہور:

تجريد صحاح ستہ کے تحقیقی کام کے مالی اخراجات کنز الایمان سوسائٹی لاہور نے برداشت کیے ہیں، اس سوسائٹی کا قیام حکیم محمد موسیٰ امرتسری کے حکم سے مارچ 1983ء میں لایا گیا۔ اس سوسائٹی کا مرکزی دفتر دہلی روڈ لاہور کینٹ واقع ہے، اس کے بانی و صدر جناب محمد نعیم طاہر صاحب ہیں، یہ سوسائٹی اس وقت اٹھارہ (18) سے زائد علمی، تحقیقی، تصنیفی، تربیتی، اور فلاحی شعبہ جات میں خدمات سرانجام دے رہی ہے۔

خلاصہ:

تجريد سے عام آدمی کے لئے کتب احادیث کی تفہیم اور استفادہ آسان ہے۔ تجريد صحاح ستہ کے ذریعے عہد حاضر کی اہم ضرورت کو پورا کیا گیا ہے۔ اسوہ حسنہ کو سمجھنے کے لئے احادیث رسول تک رسائی ضروری ہے۔ قرآن حکیم کی طرح احادیث نبوی بھی تمام علوم و معارف کا سرچشمہ ہے، صحاح ستہ میں موجود احادیث کو علماء نے مختلف طریقوں سے تجزیہ کیا ہے تاکہ ان کی صحت کی تصدیق کی جائے۔ اس کے ذرائع معتبرہ ہیں جو متعارف طریقوں سے احادیث کی روایت کی تصدیق کرتے ہیں، صحاح ستہ کی تجريد کے ذرائع کی مدد سے موثر احادیث کو غیر موثر احادیث سے ممتاز کیا جاسکتا ہے، صحاح ستہ کی تجريد، اسلامی تاریخ اور حدیث کے باب میں مختلف واقعات اور تفصیلات کے تحقیقی اساس کو بھی بیان کرتی ہے۔ اہم علمی معلومات کی توثیق کے لئے تجريد کرنا ضروری ہوتا ہے، صحاح ستہ کی تجريد کرنے سے طلباء اور متعلمین کو حدیث کے صحیح اصولوں کا علم ہوتا ہے۔ انہیں اصولوں کے مطابق احادیث کو سمجھنے میں آسانی ہوتی ہے اور وہ صحیح حدیث کی روایت میں محنت کرتے ہیں۔

حوالہ جات

1. الاصحیح، مالک بن انس، مؤطا امام مالک، رقم الحدیث 1594، دار احیاء التراث العربی، بیروت، لبنان، 1406ھ-1985م، ج 2، ص 899
2. کتانی، محمد بن جعفر، ابو عبد اللہ مغربی، الرسالة المستطرفة لبیان مشہور کتب السنۃ المشرفہ، دار لکتب العلمیہ، بیروت، لبنان، ط 1، 2011ء
3. جزری، مبارک بن محمد ابن اثیر، جامع الاصول، مکتبۃ الحلوانی مطبوعۃ الملاح-مکتبۃ دار البیان، ج 1، ص 49
4. جامع الاصول، ج 1، ص 19
5. شوکانی، محمد بن علی، الفوائد المجموعہ، دار لکتب العلمیہ، بیروت، 1416ھ/1995ء ص 49
6. ابن تیمیہ، احمد بن عبد الحلیم، منہاج السنۃ النبویۃ جامعۃ الامام محمد بن سعود الاسلامیۃ ط 1، 1406ھ-1986م، ج 7، ص 157
7. ابن تیمیہ، احمد بن عبد الحلیم، فتاویٰ ابن تیمیہ، مجمع الملک المملکۃ العربیۃ السعودیۃ، 1416ھ-1995م، ج 1، ص 152
8. سیوطی، جلال الدین، تدریب الراوی، دار الحدیث، القاہرہ، مصر، ص 193
9. ابن خلکان، شمس الدین، وفیات الاعیان، دار صادر، بیروت، لبنان، ج 2، ص 203
10. سوسی، محمد بن سلیمان، ماخوذ از مقدمہ ”جمع الفوائد من جامع الاصول وجمع الزوائد“ (مقدمہ)، ج 1، ص 9-17، دار ابن حزم، بیروت،

لبنان، ط 1418، 1/ 1998ء

11۔ ذہبی، سیر اعلام النبلاء، (تحقیق بشار اعمود، وحی ہلال السرحان)، موسسۃ الرسالۃ، بیروت، ج 23، ص 140

12۔ ابن صلاح، عثمان بن عبد الرحمن، مقدمۃ ابن صلاح، دار الکتب المصریۃ، القاہرہ، ص 11

13۔ ابن صلاح، عثمان بن عبد الرحمن، مقدمۃ الانوار الملیۃ، دار الکتب العلمیۃ، بیروت، لبنان، ج 1، ص 21

References

1. Al-Asbahi, Malik bin Anas, Mutamam Malik, Hadith No. 1594, House of Revival of Arab Heritage, Beirut, Lebanon, 1406 AH - 1985 AD, vol. 2, p. 899
2. Qatani, Muhammad bin Ja'far, Abu Abdullah Paschim, Al-Risalat al-Mustaffarat Libian, Famous Books al-Sunnah al-Mushrifah, Dar-ul-Kutub al-Ilmiyyah, Beirut, Lebanon, T1, 2011
3. Jazari, Mubarak bin Muhammad Ibn Atheer, Jami' al-Usul, Al-Halawani Library, Al-Mallah Press - Dar Al-Bayan Library, vol. 1, p. 49
4. Jami' al-Usul, vol.1, p.19
5. Shukani, Muhammad b. 'Ali, Al-Fayd al-Majma, Dar-ul-Kutub al-Ilmiyyah, Beirut, 1416/1995, p. 49
6. Ibn Taymi, Ahmed bin Abdul Halim, from the Prophet's Sunnah - Imam Muhammad bin Saud Islamic University - 1st Edition - 1406 AH - 1986 AD - , vol. 7, p. 157
7. Ibn Taymiyyah, Ahmed ibn Abd al-Halim, Fatawa Ibn Taymiyyah, Majma' al-Mulk Saudi Arabia, 1416 AH / 1995AD, vol. 1, p. 152
8. Sayuti, Jalal-ud-Din, Tadrib al-Rawi, Dar-ul-Hadith, Al-Qahra, Egypt, p.193
9. Ibn Khalqan, Shams-ud-Din, Wafiyat al-Ayyan, Dar Sadr, Beirut, Lebanon, vol.2, p.203
10. Susi, Muhammad ibn Sulayman, Mawkhud Azmqaddam "Collecting benefits from Jami' al-Usul wa Majma' al-Zawa'id" (Muqaddam), vol.1, pp. 9-17, Darabn Hazm, Beirut, Lebanon, 1st edition, 1418 AH/ 1998AH
11. Al-Dhahabi, Sir al-'Amal al-Nabla, (Research by Bashir Awwad, Wamah Al-Hilal al-Sarhan), Musaat al-Risala, Beirut, vol.23, p. 140
12. Ibn Salah, Uthman ibn 'Abd al-Rahman, Muqaddamah ibn Salah, Dar-ul-Kutub al-Misriyyah, al-Qahra, p.11
13. Ibn Salah, Uthman ibn 'Abd al-Rahman, Muqadda al-Anwar al-Lama'ah, Dar-ul-Kutub al-Ilmiyyah, Beirut, Lebanon, vol.1, p. 21.